خبروں کا جائزہ (جنوبی ایشیا)

2/11/2026

ہمیشہ جاری رہنے والی جنگوں کو طول دینے کی امریکی پالیسی دنیا کو تباہی سے دوچار کر رہی ہے

امریکی محکمۂ جنگ نے بیان دیا: ''28 اکتوبر کو امریکی وزیرِ جنگ پیٹ ہیگسیتھ نے بھارتی وزیرِ دفاع راج ناتھ سنگھ کے ساتھ دوطرفہ ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے امریکہ اور بھارت کے درمیان بڑے دفاعی اشتراک کے فریم ورک کی پہلی سالگرہ منائی۔''

https://www.war.gov/News/Releases/Release/Article/4635195/readout-of-secretary-of-/war-pete-hegseths-meeting-with-indian-minister-of-defen

یوکرین کو روس کے ساتھ ایک ایسی نہ ختم ہونے والی جنگ کے دلدل میں دھکیلنے کے بعد، جو اب اپنے پانچویں سال میں داخل ہو چکی ہے، واشنگٹن اب بھارت کو چین کے ساتھ طویل کشیدگی کی طرف دھکیل رہا ہے، جو امریکہ کا عالمی حریف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کے ساتھ اتحاد ہر اس ریاست کو تباہی سے دوچار کرتا ہے جو اس کے سحر میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ امریکہ نے یوکرین کو روس کے خلاف ایک نہ ختم ہونے والی جنگ میں دھکیلا، اور اب یورپ کی ریاستیں بھی تباہی کا شکار ہو رہی ہیں۔ امریکہ کا کردار تنازعات کو حل کرنا نہیں، بلکہ انہیں طول دینے کے لیے ان کا انتظام کرنا ہے، تاکہ دونوں حریفوں اور ممکنہ حریفوں کو کمزور کیا جا سکے۔

چین کے صدر شی جن پنگ کے ساتھ اہم معاملات پر معاہدہ کرنے میں ٹرمپ کی ناکامی کے بعد بھی امریکہ نے چین کے گرد اور ان علاقوں میں کشیدگی بھڑکانے کی اپنی پالیسی جاری رکھی ہے جنہیں بیجنگ ''ایک چین'' کا حصہ سمجھتا ہے۔ اب تک شی جن پنگ نے پیوٹن کی طرح امریکہ کے کسی آلۂ کار کے ساتھ نہ ختم ہونے والی جنگ کے دلدل میں کودنے کی غلطی نہیں کی۔ تاہم، امریکہ بھارت کو چین کے ساتھ تصادم کی طرف دھکیلنے کی کوششوں میں مسلسل مصروف ہے۔ اس مقصد کے لیے وہ بھارت کے ساتھ دفاعی تعاون بڑھانے پر توجہ دے رہا ہے، جبکہ بھارت کو امریکی عسکری صنعت پر انحصار کا پابند بھی بنا رہا ہے۔

یوں بصیرت سے محروم مودی بھی مسلم حکمرانوں اور یوکرین کے زیلنسکی کی راہ پر چل رہا ہے اور امریکی مفادات کو تحفظ فراہم کرکے اپنے ملک کو تباہی کی طرف لے جا رہا ہے۔ بھارت پہلے ہی مغربی نظریے، یعنی سرمایہ دارانہ نظام، کی وجہ سے تباہی کا شکار ہے۔ اس نظام نے دولت کو چند اشرافیہ خاندانوں کے ہاتھوں میں مرتکز کر دیا ہے، جبکہ آبادی کی اکثریت کو شدید غربت میں دھکیل دیا ہے۔ اب مودی چین کے ساتھ ایک مہنگے تصادم میں اندھا دھند کود کر اس تباہی میں مزید اضافہ کر رہا ہے۔

اے مسلمانو!

دوسری خلافتِ راشدہ قائم کرو، جو انسانیت کو ہمیشہ جاری رہنے والی جنگوں کی امریکی پالیسی سے نجات دلائے گی۔ یہ واشنگٹن کے ساتھ تمام اتحادوں سے دستبردار ہو کر اور امریکہ کو تنہائی کی حالت میں اپنی سرزمین تک سمٹنے پر مجبور کرکے، امریکی ظلم و استبداد کے خلاف عالمی انقلاب کی قیادت کرے گی۔

سیکولر قومی ریاستوں کے درمیان باہمی تعاون، مسلم ریاستوں کو کمزور کرنے کے ٹرمپ کے منصوبے کو کبھی ناکام نہیں بنا سکتا

خبر:

26 اکتوبر 2026 کو پاکستانی، ترک اور سعودی حکام کی ایرانی صدر سے ملاقات کے بعد، ایرانی صدر نے کہا: "امریکہ اور 'اسرائیلی' حکومت کی پالیسیوں کے مقاصد میں سے ایک مقصد خطے کے ممالک کو کمزور کرنا، مسلم اقوام کے درمیان پھوٹ ڈالنا اور بڑی اسلامی ریاستوں کو بتدریج کمزور کرنا ہے۔ ہمیں باہمی تعاون کو مضبوط بنا کر اور ایک دوسرے کی حمایت کرکے ان مقاصد کو پورا ہونے سے روکنا چاہیے، اور خطے کے ممالک کو انفرادی طور پر دباؤ اور دھمکیوں کا نشانہ نہیں بننے دینا چاہیے۔"

https://irangov.ir/detail/491927

تبصرہ:

مسلم دنیا میں موجودہ قومی ریاستوں کے درمیان باہمی تعاون، امریکی منصوبے کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ یہ قومی ریاستیں مسلمانوں کے درمیان قوم پرستانہ سرحدیں قائم کرکے امت مسلمہ کی طاقت کو درجنوں چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کرتی ہیں۔ مزید برآں، یہ ریاستیں سیکولر ہیں اور عوام کے منتخب نمائندوں کو قانون سازی کا خودمختار اختیار دیتی ہیں۔ اس طرح مسلم دنیا میں امریکہ کے ایجنٹوں کو یہ موقع ملتا ہے کہ وہ استعماری طاقتوں کے مفادات کے مطابق قوانین اور پالیسیاں مرتب کریں اور ان میں ردوبدل کریں۔

شریعت نہ صرف مسلم ریاستوں کو ایک واحد ریاست میں وحدت اختیار کرنے کا پابند کرتی ہے، بلکہ قانون سازی کے لیے قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی ﷺ کی طرف رجوع کرنا بھی لازم قرار دیتی ہے۔ یوں شریعت انسانوں کی خواہشات اور منشا کے مطابق قانون سازی کا راستہ بند کرتی ہے، جس سے بیرونی طور پر کفار کی مداخلت اور اندرونی طور پر غداروں کی جانب سے قوانین کو اپنے مفادات کے لیے استعمال کرنے کی راہ آسان ہو جاتی ہے۔ ایران سمیت موجودہ مسلم ریاستوں میں سے کسی نے بھی شریعت کو جامع طور پر نافذ نہیں کیا۔ اگرچہ ان ریاستوں میں اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے، لیکن اسلام ان کے دستور، قوانین اور پالیسیوں کی بنیاد نہیں ہے۔

خلافت، شریعت کے مطابق حکمرانی کا نظام ہے۔ اگر پوری امت کی مجلسِ امت بھی امریکہ کے ساتھ اتحاد کا مطالبہ کرے، تب بھی یہ مطالبہ قانون اور پالیسی کی شکل اختیار نہیں کر سکتا، اگر وہ شریعت کے خلاف ہو۔ اگر خلیفہ سود (ربا) کے نفاذ کا حکم دے، تو اس کا محاسبہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اس حکم سے باز آ جائے یا اسے اس کے منصب سے ہٹا دیا جائے۔ تو پھر کون سی مسلم ریاست سب سے پہلے قوم پرستی اور سیکولرازم کو ختم کرکے خلافت کا اعلان کرے گی اور امت مسلمہ کو اس کے دشمنوں کے ہاتھوں پہنچنے والے عظیم نقصان سے نجات دلائے گی؟

امتِ مسلمہ کی آزادی کا آغاز اس کی افواج کی آزادی سے ہوگا

26 اکتوبر 2026 کو پاکستان کی مسلح افواج کے شعبۂ تعلقاتِ عامہ (آئی ایس پی آر) نے اطلاع دی کہ عسکری قیادت نے ''نائیک سیف علی جنجوعہ شہید، ہلالِ کشمیر کی 78ویں برسی عقیدت و احترام کے ساتھ منائی اور ان کی غیر معمولی بہادری اور عظیم قربانی کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ 1948ء کے تنازع کے دوران، نائیک سیف علی جنجوعہ شہید نے دشمن کے مسلسل حملوں کے مقابلے میں تزویراتی لحاظ سے انتہائی اہم پیر کلیوا رج (Pir Kaleva Ridge) کے دفاع کے لیے بے مثال بہادری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔''

https://www.ispr.gov.pk/press-release-detail?id=7827

اللہ سبحانہ و تعالیسیف علی جنجوعہ کو شہداء کے ساتھ اٹھائے- ان کی بہادری کی مثال مسلمانوں کی افواج میں کوئی منفرد مثال نہیں ہے- شہادت کی آرزو اور اس یقین کا شعور کہ اسلام دینِ حق ہے، وہ عوامل ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مسلمان کو ایک غضب ناک شیر بنا دیتے ہیں۔ شریعت کی حکمرانی کے دور میں صدیوں تک کفار

میں سے ظالم حکمران مسلمانوں کی افواج کا میدانِ جنگ میں سامنا کرنے سے خوف کھاتے تھے۔ شریعت کا عسکری نظریہ دعوت، جہاد، فتح اور شہادت پر قائم ہے۔ یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں کی افواج مسلسل دارالاسلام کی سرحدوں کو وسعت دینے کے لیے اپنے مال اور جانیں قربان کرتی رہیں۔

تاہم، آج کی عسکری قیادتیں مغرب کے ساتھ اپنے اتحاد اور قوم پرستی کو اپنانے کے باعث مسلمانوں کی افواج کی صلاحیتوں کو ضائع کر رہی ہیں۔ وہ افواج کو مسلمانوں کی مقبوضہ سرزمینوں کو آزاد کرانے کے لیے لڑنے سے روکتی ہیں۔ وہ فتنہ انگیز جنگوں میں افواج کو جھونکتی ہیں، جہاں مسلمان، مسلمانوں کے خلاف لڑتے ہیں، تاکہ کفار کے مفادات کا تحفظ کیا جا سکے۔ چنانچہ مئی 2025ء میں پاکستان کی عسکری قیادت نے امریکی نائب صدر کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جنگ بندی کا انتظام کیا، تاکہ بھارت کو ذلت و رسوائی سے بچایا جا سکے؛ حالانکہ اسپیشل سروسز گروپ (SSG)، جسے مقامی مجاہدین کی کمک حاصل ہوتی، پاکستان ایئر فورس کی فضائی مدد سے چند گھنٹوں کے اندر مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرا سکتا تھا۔ مزید برآں، پاکستان کی عسکری قیادت نے حجاز میں دسیوں ہزار فوجی تعینات کر رکھے ہیں، جو ایران اور یمن میں اس کے اتحادی گروہوں کے خلاف جنگ کے حوالے سے ٹرمپ کے احکامات کے منتظر ہیں۔

امتِ مسلمہ کی آزادی کا آغاز اس کی افواج کی آزادی سے ہوگا۔ امت کو چاہیے کہ وہ اپنی افواج سے براہِ راست خطاب کرے اور ان سے مطالبہ کرے کہ وہ مغربی استعمار کے ایجنٹوں کو اقتدار سے ہٹا کر ایک ایسے امامِ راشد کو مقرر کریں جو مقبوضہ کشمیر اور فلسطین کی آزادی کے لیے جہاد کرے۔

مشرقِ وسطیٰ میں عدم استحکام استعماری خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے

24 اکتوبر 2026ء کو برطانیہ کے دفتر خارجہ، دولتِ مشترکہ اور ترقی (Foreign, Commonwealth & Development Office) نے ''استنبول، 23 اکتوبر 2026ء کو فرانس، جرمنی، اٹلی اور برطانیہ کے ہم منصبوں کے ساتھ R4 وزارتی اجلاس کے بارے میں مشترکہ پریس ریلیز'' کے عنوان سے ایک پریس ریلیز جاری کی، جس میں کہا گیا: ''وزراء نے علاقائی اور بین الاقوامی اہمیت کے مختلف امور پر تبادلۂ خیال کیا، جن میں امریکہ/اسرائیل اور ایران کے درمیان تنازع، اسرائیل فلسطین تنازع اور مذاکرات کے ذریعے دو ریاستی حل کی ضرورت، سعودی عرب کی مملکت اور یمن کی حکومت کے خلاف حوثی ملیشیا کے ہولناک حملے، بحری جہاز رانی کی سلامتی اور آزادی، آبنائے ہرمز اور باب المندب میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور بحیرۂ اسود کی صورتِ حال شامل تھے۔''

https://www.gov.uk/government/news/joint-press-release-on-the-r4-ministerial-meeting-in-istanbul

برطانیہ مشرقِ وسطیٰ میں سلامتی اور خوشحالی کو یقینی بنانے کے حوالے سے مسلمانوں کو کچھ بھی دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ برطانوی خارجہ پالیسی ان کئی دہائیوں پر محیط تنازعات کی بنیادی وجہ ہے جن کا مسلمان مسلسل شکار رہے ہیں۔

برطانوی مداخلت سے پہلے مسلمان، عیسائی اور یہودی صدیوں تک اسلامی حکمرانی کے تحت امن کے ساتھ رہتے رہے تھے۔ برطانیہ نے یہودی ریاست قائم کی اور یورپی یہودیوں کو ایک قابض قوت کے طور پر مشرقِ وسطیٰ میں لا بسایا۔ مسلمان اور غیر مسلم صدیوں تک ایک ہی اسلامی قیادت کے تحت زندگی گزارتے رہے، اور ان کا معیارِ زندگی ایسا تھا جس پر یورپ رشک کرتا تھا۔ برطانیہ نے عربوں اور ترکوں میں موجود اپنے ایجنٹوں کے ساتھ مل کر خلافت کو ختم کرنے کے لیے کام کیا، اور پھر قوم پرستی کو مسلمانوں کے خلاف مسلمانوں کو کھڑا کرنے کے لیے استعمال کیا۔

اب جبکہ مسلم دنیا میں برطانوی اثر و رسوخ کی جو باقیات رہ گئی ہیں، انہیں ٹرمپ بے دخل کر رہا ہے، تو برطانیہ نے اپنی سیاسی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں، گویا وہ مسلمانوں کے ساتھ خود بھی ایک معصوم اور مظلوم فریق ہو۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ برطانیہ اور امریکہ، دونوں کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کا مطالبہ کریں اور خلافت بحال کریں۔ اللہ ﷻ کے اذن سے خلافت فلسطین پر قبضے کا خاتمہ کرے گی، قوم پرستی، علاقائی قوم پرستی اور قبائلیت کی بنیاد پر قائم تمام تنظیموں اور گروہوں کو ختم کرے گی، مسلمانوں کی تمام افواج اور ملیشیاؤں کو یکجا کر کے ایک متحد مسلح قوت بنائے گی، آبناؤں پر کنٹرول حاصل کرے گی جو موجودہ بڑی طاقتوں کے خلاف دباؤ ڈالنے کا مؤثر ذریعہ ہیں، اور امتِ مسلمہ کے تمام وافر وسائل کو شرعی احکام کے مطابق متحرک کرے گی۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ دوسروں کے حقوق کی کھلم کھلا پامالی کے لیے انسدادِ دہشت گردی کے امریکی استعمال کو بے نقاب کریں

22 اکتوبر 2026ء کو امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا: ''پاکستان کے ساتھ ہمارے تعلقات نئے نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اب یہ تعلقات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ مختلف معاملات پر پاکستان کے فیصلوں پر اپنا اثر و رسوخ مزید بڑھا سکیں گے۔ پاکستان کے ساتھ ہمارے تعلقات کسی بھی طرح بھارت کے ساتھ ہمارے تعلقات کی قیمت پر نہیں ہیں۔ دہشت گردی کے حوالے سے ہمیں بھی وہی خدشات لاحق ہیں جو بھارت کو ہیں۔''

https://www.state.gov/releases/office-of-the-spokesman/2026/10/secretary-of-state-/marco-rubio-and-u-s-ambassador-to-india-sergio-gor-with-raj-chengappa-of-india-today

حسبِ معمول، جب پاکستان پر دہشت گردی کے الزامات لگانے کی بات آتی ہے تو امریکہ اور بھارت ایک ہی مؤقف رکھتے ہیں۔ مزید یہ کہ امریکہ انسدادِ دہشت گردی کو مسلم ریاستوں کے فیصلوں پر اثر انداز ہونے اور انہیں امریکی مفادات کے مطابق چلنے پر مجبور کرنے کے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ لہٰذا، امریکہ کی جانب سے متعین کردہ دہشت گردی کی تعریف کی بنیاد پر اسے خوش کرنے کی کوشش کرنے کے بجائے، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ امریکی انسدادِ دہشت گردی کی پالیسی کی اصل حقیقت دنیا کے سامنے بے نقاب کریں۔

مسلمانوں کو واضح کرنا چاہیے کہ امریکہ انسدادِ دہشت گردی کے نام پر مسلمانوں کو اپنی مقدسات کے تحفظ سے روکنے کی کوشش کرتا ہے، جبکہ ان پر حملے کرنے والوں کو کھلی چھوٹ دیتا ہے۔ خود امریکہ بھی ایران کے عوام سمیت عام شہریوں کے خلاف دہشت گردی کا ارتکاب کرتا ہے، جبکہ غزہ اور کشمیر میں یہودی وجود اور ہندو ریاست کی دہشت گردی کی حمایت کرتا ہے۔ امریکہ انسدادِ دہشت گردی کو مسلمانوں کے تمام حقوق سلب کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے؛ انہیں بغیر مقدمہ چلائے قید کرتا ہے، بھوکا رکھتا ہے، ان پر تشدد کرتا ہے، ان پر بمباری کرتا ہے اور ان کا محاصرہ کرتا ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ رحمت کے دین، اسلام، کو امریکہ اور اس کی انسدادِ دہشت گردی کی پالیسی کے متبادل کے طور پر پیش کریں۔ اسلام نے صدیوں تک جنگ کے دوران اعلیٰ اخلاقی اصول قائم کیے، جن کے تحت بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور مذہبی پیشواؤں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا، جبکہ جنگی قیدیوں کو ایسے ناقابلِ تنسیخ حقوق دیے گئے جن کی پامالی کی اجازت نہیں۔

ابن کثیرؒ نے نقل کیا ہے: (قال ابن عباس كان أسراهم يومئذ مشركين ويشهد لهذا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر أصحابه يوم بدر أن يكرموا الأسارى فكانوا يقدمونهم على أنفسهم عند الغداء ... قال مجاهد هو المحبوس أي يطعمون الطعام لهؤلاء وهم يشتهونه ويحبونه) ''ابن عباسؓ نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے دن قیدی مشرک تھے۔ اس بات کی تائید اس

روایت سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن اپنے صحابہؓ کو قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ کھانا کھلاتے وقت قیدیوں کو خود پر ترجیح دیتے تھے۔۔۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد قیدی ہے؛ یعنی وہ ان قیدیوں کو کھانا کھلاتے تھے، حالانکہ خود بھی اس کھانے کے خواہش مند تھے اور اسے پسند کرتے تھے۔''

ایران کے افزودہ جوہری مواد کے معاملے پر ٹرمپ کی دھمکی ایران تک پہنچانے کے بعد، عاصم منیر پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کی نگرانی کے لیے قابلِ اعتماد نہیں رہے

20 اکتوبر 2026 کو ایران انٹرنیشنل نے رپورٹ کیا: ''سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سیکریٹری محسن رضائی نے بھی ایران کے افزودہ جوہری مواد کو ملک سے باہر بھیجنے کے امکان کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے منیر سے کہا: 'افزودہ جوہری مواد کا ایک ذرہ بھی ایران سے باہر نہیں جائے گا۔'''

https://www.iranintl.com/en/202610200868

عاصم منیر کی جانب سے اپنے آقا، واشنگٹن، کی دھمکی ایران تک پہنچانے کے اگلے ہی روز، 21 اکتوبر 2026 کو فرانسیسی صدر میکرون نے کہا کہ فرانس ہمیشہ سے ''ایران میں کسی بھی قسم کی جوہری سرگرمی کی سختی سے مخالفت کرتا رہا ہے۔'' فرانس اور امریکہ کے درمیان واضح اختلافات موجود ہیں، لیکن مسلمانوں سے دشمنی کے معاملے میں دونوں متحد ہیں۔

جہاں تک پاکستان کے حکمران عاصم منیر کا تعلق ہے، انہوں نے ٹرمپ کی دھمکی ایران تک پہنچائی، حالانکہ امریکہ پاکستان سمیت مسلمانوں کی جانب سے جوہری دفاعی صلاحیت رکھنے کو برداشت نہیں کرتا۔

- 31 اکتوبر 2025 کو ٹرمپ نے ایک انٹرویو میں پاکستان کی صلاحیتوں کے حوالے سے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''پاکستان تجربات کر رہا ہے۔'' انٹرویو کرنے والے نے ان کی بات کو چیلنج کرتے ہوئے کہا: ''میری معلومات کے مطابق، جوہری ہتھیاروں کے تجربات نہیں۔'' اس پر ٹرمپ نے اصرار کرتے ہوئے کہا: ''یقیناً وہ ایسا کر رہے ہیں۔''

- 2 مارچ 2026 کو امریکی وزیرِ جنگ پیٹ ہیگستھ نے بھی کہا: ''ایران جیسی پاگل حکومتیں، جو نبوت سے متعلق اسلامی وہم و گمان میں بری طرح جکڑی ہوئی ہیں، جوہری ہتھیار نہیں رکھ سکتیں۔''

- 18 مارچ 2026 کو امریکی دفتر برائے ڈائریکٹر آف نیشنل انٹیلی جنس نے اپنی رپورٹ ''امریکی انٹیلی جنس کمیونٹی کا 2026 کا سالانہ جائزۂ خطرات'' (Annual Threat Assessment of the U.S. Intelligence Community 2026) جاری کی۔ اس رپورٹ کے صفحہ 25 پر خبردار کیا گیا: ''پاکستان مسلسل مزید جدید اور پیچیدہ میزائل ٹیکنالوجی تیار کر رہا ہے، جو اس کی فوج کو ایسے میزائل نظام تیار کرنے کی صلاحیت فراہم کرتی ہے جو جنوبی ایشیا سے باہر اہداف کو نشانہ بنا سکیں۔ اگر یہ رجحانات برقرار رہے تو پاکستان ایسے بین البراعظمی بیلسٹک میزائل (ICBMs) بھی تیار کر سکتا ہے جو امریکہ کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔''

اے پاکستان کے مسلمانو! آخر کب تک تم ٹرمپ کے ایک ایجنٹ کو اپنی محنت سے حاصل کردہ جوہری دفاعی صلاحیتوں پر قابض رہنے دو گے؟ اپنی مسلح افواج کو حکم دو کہ وہ عاصم منیر کو اقتدار سے ہٹائیں اور ان کی جگہ ایک خلیفۂ راشد مقرر کریں۔